Oriental College Magazine, Vol.102, No. 03, Serial No. 385, 2026

مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کے حوالے سے موجود علمی لٹریچر

(تحقیقی جہات، مناہج اور علمی خلاء کا تجزیاتی مطالعہ)

محمد امان اللہ

پی ایچ ڈی اسکالر علومِ اسلامیہ، این سی بی اے اینڈ ای (الحمراء یونیورسٹی)، لاہور، سب کیمپس ملتان

محمد انس رضا، پی ایچ ڈی

ایسوسی ایٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

A Critical Review of the Existing Scholarly Literature on Makhdoom Abdul Rashid Haqqani: Research Directions, Methodological Approaches, and Scholarly Gaps

Muhammad Amanullah
PhD Scholare (Islamic Studies)
NCBA&E (Al Hamra University) Lahore
Multan Sub-Campus, Multan

Muhammad Anas Raza, PhD
Associate Professor of Islamic Studies
Dar-ul-Madina International University, Islamabad

Abstract

This article presents study of the existing literature on Makhdoom Abdul Rashid Haqqani with particular focus on the scope, research directions, methodologies, and research gaps found in the available literature. This study examines contemporary sources, including Jamiʿ al-Karamat, Manbaʿ al-Barakat, Aftab Hashim, Anwar-e-Ghausia, Tazkirah Bahauddin Zakariya, Murqqaʿ Multan, Auliya-e-Multan, Multan: Aks-o-Tahreer, and other books, research articles, and research papers. The collected material is critically reviewed to identify the major themes through which the life, lineage, spiritual status, religious services, intellectual contributions, and historical significance of Makhdoom Abdul Rashid Haqqani have been presented. It evaluates the extent to which these accounts are supported by documented historical evidence. It is found that there is great difference between the usual oral traditions, hagiographical narratives, biographical accounts, local historical records, and secondary literature. The study also identifies areas where information is scattered, repetitive, insufficiently referenced, or requires further critical investigation. The findings indicate that although Makhdoom Abdul Rashid Haqqani has been mentioned in various works relating to the saints, scholars, and spiritual history of Multan and Southern Punjab. It is found that the existing literature

remains limited. The article therefore highlights significant research gaps and proposes further source-based research on his genealogy, historical context, religious and scholarly services, descendants, and influence on the intellectual and spiritual traditions of the region.

Keywords:
Makhdoom Abdul Rashid Haqqani, Historiography, Auliya-e-Multan, generosity, Qadiria order, hagiography

تمہید

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ حضرت انسان کی رہنمائی کے لئے ہر دور میں ہادی ور ہنما بھیجتا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی آمد تک مختلف قوموں اور علاقوں میں مختلف رسول آتے رہے ہیں جو کہ انسانیت کو زندگی گزارنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتے رہے۔ آپ ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو اب یہ کار نبوت علماء کرام اور صوفیائے عظام انجام دیتے رہیں گے۔ بر صغیر جو کہ ہندووں کا گڑھ تھا اور ہندووں کی اکثریت کی بنا پر اس ملک کا نام ہندوستان تھا کفر و شرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس ملک میں مختلف ادوار میں مختلف مصلح یہاں آتے رہے اور لوگوں کی اصلاح کرتے رہے ان ہی حضرات میں ایک نام حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی کا ہے۔ آپ ۵۶۹ھ میں کوٹ کروڑ موجودہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں پیدا ہوئے۔(۱)

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ملتان اور اس کے نزدیک قصبہ مخدوم رشید میں گزارا۔ آپ نے لوگوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاح کی۔ آپ کی کوششوں سے ملتان کے مشرقی علاقوں خصوصا قصبہ مخدوم رشید، دنیاپور، کہروڑ پکا، لودھراں، اور میلسی وغیرہ کے علاقوں میں لوگ خصوصی طور پر اسلام کی طرف راغب ہوئے۔ ابتدا میں آپ کی تعلیمات سینہ بہ سینہ ایک فرد سے دوسرے فرد تک منتقل ہوتی تھیں پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی تعلیمات، آپ کی کرامات، آپ کے حالات زندگی اور آپ کے متعلق واقعات کو لوگ ضبط تحریر میں لانے لگے۔

بیان مسئلہ اور اہمیت تحقیق

مخدوم عبدالرشید ایک عظیم صوفی بزرگ تھے جو کہ بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ اور عالم دین تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں دنیا کی بجائے آخرت کو ترجیح دی تھی۔ اس وقت تک آپ کے متعلق کوئی ایسا تحریری کام نظر نہیں آتا جو کہ تحقیقی معیارات پر پورا اتر سکے۔ ایک عظیم صوفی بزرگ کے متعلق لوگوں کو کوئی خاطر خواہ اور درست معلومات میسر نہیں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک عظیم روحانی پیشوا جس

نے جنوبی پنجاب خصوصا ملتان کے مشرق میں اسلام کی اشاعت و ترویج کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں اس کے حالات و واقعات کو عام کیا جائے تا کہ لوگ اس بزرگ کے اسوہ سے رہنمائی حاصل کر کے اسلامی اقدار کی روشنی میں بلند معیار زندگی کے ساتھ اپنی حیات مستعار کو پورا کر سکیں۔

مقاصد تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مخدوم عبد الرشید حقانی کی زندگی کے متعلق، آپ کی تعلیمات کے متعلق اور آپ کے خاندان کے متعلق اب تک جو معلومات میسر ہیں ان کو تحقیقی قوائد ضوابط کی روشنی میں پرکھا جائے کہ آیا کہ وہ حقیقت پر مبنی ہیں یا لوگوں نے محض عقیدت کی وجہ سے موضوعی روایات اپنالی ہیں یا کسی مخالف نے محض مخالفت کی بنا پر آپ کے متعلق غلط روایات منسوب کر دی ہیں۔ اس طرح افراط و تفریط سے بچ کر آپ کے متعلق درست اور تحقیقی معیارات پر پورا اترنے والی رویات کو سامنے لانا اس تحقیق کے مقاصد میں شامل ہے۔ نیز لوگوں کو اس عظیم بزرگ کے متعلق درست اور حقیقی معلومات فراہم کرنا تا کہ وہ آپ کی تعلیمات کے مطابق عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت دونوں سنوار سکیں۔

تحقیقی پس منظر

اب تک مختلف کتب و رسائل معرض وجود میں آچکے ہیں جن میں عبد الرشید حقانی اور آپ کے خاندان، آپ کی اولاد کے متعلق معلومات درج ہیں۔ آپ کی کرامات، آپ کے طرز زندگی اور آپ کا طرز تعلیم وغیرہ کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر وہ تحقیقی معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ ان کے مناسب حوالہ جات بھی نہیں ہیں ان میں اکثر سینہ گزٹ سے نقل کئے گئے ہیں بعض جگہوں پر کچھ باتیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جو کہ شریعت مطہرہ سے میل نہیں کھاتی۔ اس لئے ایک ایسی تحقیق کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جو کہ ہر لحاظ سے تحقیقی اوصاف سے متصف ہو۔ جس میں معلومات، واقعات اور تعلیمات سچائی کے ساتھ اور مناسب حوالہ جات کے ساتھ موجود ہوں۔ تا کہ قاری ان کی سچائی کو از خود بھی جانچ سکے۔

اب ذیل میں مخدوم عبد الرشید حقانی کے متعلق موجود سابقہ علمی، ادبی و تحقیقی کام (لٹریچر ریویو) کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(الف) کتب

۱) جامع الکرامات: مخدوم عبد الرشید حقانی اور آپ کے خاندان کے حوالے سے جو مواد دستیاب ہے اگر اس میں سب سے بنیادی حیثیت جامع الکرامات کو دی جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ یہ کتاب فارسی زبان میں

لکھی گئی ہے۔(۲) اسے شیخ شرف الدین قریشی نے تالیف کیا ہے۔ مولف کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات اور حالات زندگی کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں تاہم ان کے بقول وہ لاہور میں محلہ بڈھن شاہ ماچینی، موچی دروازہ کے رہنے والے تھے۔(۳) مولف کوئی باقاعدہ ادیب اور مشہور و معروف شخصیت نہ تھے بلکہ حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک عام شخص تھے۔ بنیادی طور پر مولف نے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ، حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ اور مخدوم ایوب قتالؒ کے مخطوطات و ملفوظات کو یکجا کیا ہے۔ اس کتاب کے سن تالیف کے متعلق معلومات نہیں ہیں۔ کچھ لوگ اس کا سن تالیف ۸۶۶ھ خیال کرتے ہیں وہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲ سے یہ سن اخذ کرتے ہیں تاہم یہ درست نہیں ہے بلکہ یہ سن یعنی ۸۶۶ھ مخدوم ایوب قتال کے ملفوظ کا ہے۔(۴)

کتاب کے مترجم پروفیسر رانا محمد سرور ہیں جو کہ شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور استاد خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے جو کہ مجید بک ڈپو، اردو بازار لاہور نے دسمبر ۱۹۹۳ء میں شائع کیا ہے۔ ان کے اندازے کے مطابق یہ کتاب بارہویں صدی ہجری کے شروع میں یعنی ۱۱۲۵ھ کے لگ بھگ لکھی گئی ہو گی۔ جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ مخدوم عبدالرشید حقانی کی کرامات پر مشتمل ایک کتاب ہے مگر اس کے اندر مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباءواجداد آپ کی اولاد اور آپ کے حالات زندگی بھی درج کئے گئے ہیں اس کتاب کے مترجم پروفیسر رانا محمد سرور نے اس کے فارسی متن کی تنقیح و تصحیح بھی کی ہے مگر چونکہ اس کے اندر مولف نے رطب و یابس سب درج کر دیا ہے اور یہ کوئی مستند کتاب بھی نہیں ہے اس کے کچھ پہلوؤں پر کلام بھی کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس تمام کے باوجود اس وقت میسر تمام مصادر میں اس کتاب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اس لئے بھی سب سے زیادہ ہے کہ مخدوم عبدالرشید حقانی، آپ کے آباواجداد اور آپ کی اولاد کے متعلق معلومات اس کتاب کے علاوہ کہیں اور نہیں ملتی۔ بعد میں آنے والے لوگوں مثلاً مولانا نور احمد خان فریدی، ڈاکٹر روبینہ ترین، نذر محمد سیرانی وغیرھم دیگر بے شمار مصنفین نے اس کتاب کو بنیادی ماخذ کے طور پر قبول کیا ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات کی تعداد ۱۷۵ ہے جن میں سے صفحہ نمبر ۳۷ سے ۸۲ تک فارسی متن ہے۔ یہ فارسی متن درج ذیل چار حصوں پر مشتمل ہے۔

ملفوظات شیخ شمس الدین قریشی: حصہ اول میں مولف کتاب شیخ شرف الدین قریشی نے چند حمدیہ اشعار لکھنے کے بعد اپنا تعارف لکھا ہے۔ اپنے جائے سکونت لکھی ہے کہ وہ لاہور میں اندرون موچی دروازہ

محلہ بڈھن شاہ ماچینی کا رہنے والا ہے۔ اپنے آباء و اجداد کا عرب سے نکل کر خوارزم جانا اور پھر وہاں سے غزنی و ملتان آنے کا ذکر کیا ہے۔ اس بعد شیخ شمس الدین کے ملفوظ کو لکھا گیا ہے۔ اس شمس الدین کے متعلق تفصیل نہیں ہے کہ کون ہیں مگر جامع الکرامات کے مترجم پروفیسر رانا محمد سرور نے لکھا ہے کہ مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباء میں سے ہیں۔(۵)

ملفوظات شیخ فریدالدین گنج شکر: یہ ملفوظات شیخ فریدالدین گنج شکر جن کا مزار پاک پتن میں ہے کی طرف منسوب ہیں۔

ملفوظات سید جلالدین سرخ پوش بخاری: یہ ملفوظات سید جلالدین سرخ پوش بخاری جن کا مزار اچ شریف میں ہے اور وہ بہاءالدین زکریا ملتانی کے خلیفہ ہیں کی طرف منسوب ہے۔

ملفوظات مخدوم سلطان ایوب قتال: مخدوم سلطان ایوب قتال کا مزار دنیا پور میں واقع ہے یہ مخدوم عبدالرشید حقانی کے پوتے ہیں۔ یہ ملفوظات ان کی طرف منسوب ہیں۔

یہ کتاب اس وقت بازار سے نایاب ہے۔ ملک کی بڑی لائبریریوں یا پھر کسی کی ذاتی لائبریری میں ہی میسر ہو سکتی ہے۔

۲) منبع البرکات: سیّد فرزند علی شاہ میر پوری مدرس فارسی و عربی صادق ہائی سکول بہاول پور نے ۱۹۱۵ء میں جامع الکرامات کا اردو ترجمہ کیا جس کا نام انہوں نے منبع البرکات رکھا۔ اس کتاب کے کل صفحات کی تعداد ۴۷ ہے جن میں اصل کتاب یعنی جامع الکرامات کا فارسی متن نہیں دیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ تصنع سے پُر ہے اور لغوی لحاظ سے اس میں غلطیاں موجود ہیں۔ یہ شستہ اور بامحاورہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ جامع الکرامات کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ سید فرزند علی نے یہ ترجمہ اپنے دوست منشی عبدالرحمان ولد میاں خدا بخش موضع رڈاں نزد بہاول پور کی حسب فرمائش کیا ہے۔ اس کی تکمیل ۲۹ صفر ۱۳۳۷ ھ میں ہوئی۔ کتاب کا آغاز حمد باری تعالی، نعت شریف اور اصحاب کبار کی مدحت سرائی سے کیا ہے۔ اس کے بعد مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباء و اجداد کے مکہ مکرمہ سے خوارزم اور پھر وہاں سے کوٹ کروڑ کی طرف ہجرت کرنا پھر مخدوم عبدالرشید حقانی کا ملتان آنا سے مخدوم رشید کے قصبہ میں مدفن ہونے تک کا تمام ذکر موجود ہے۔ اس کتاب میں مخدوم عبدالرشید حقانی کے حالات زندگی، ان کی پیدائش سے لیکر وفات تک تمام تر کا ذکر موجود ہے۔ شجرہ نسب، شجرہ طریقت کے ساتھ ساتھ کرامات کا خصوصی ذکر ہے۔ مخدوم سلطان ایوب قتال کے احوال اور ان کی کرامات بھی تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ یہ کتاب بھی بازار میں نایاب ہو چکی ہے۔(۶)

۳) آفتاب ہاشم: یہ کتاب مخدوم عبد الرشید حقانی کے پوتے حضرت مخدوم سلطان ایوب قتال کی سوانح حیات ہے جس کو مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی نے تحریر کیا ہے۔ اپنی اس تصنیف کے ناشر وہ خود ہی ہیں۔ اس کی پہلی اشاعت مارچ ۲۰۰۰ء میں ہوئی۔(۷)۱۰۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب درج ذیل چار حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ اس حصے میں خاندان بنی ہاشم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد ذکر کیا گیا ہے کہ خاندان ہاشم کی سات پشتوں نے خوارزم پر ایک سو سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد اس خاندان کی کوٹ کروڑ آمد کا ذکر ہے۔ اور یہاں کی حکمرانی کرنے کا ذکر ہے۔ مخدوم عبد الرشید حقانی کے دادا سلطان علی قاضی المعروف ابو بکر تک کا ذکر اس حصے میں کیا گیا ہے۔ یہ پہلا حصہ صفحہ نمبر ۲۰ پر جا کر اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

۲۔ حصہ دوم مخدوم عبد الرشید حقانی کے چچا شیخ محمد غوث کے ذکر سے شروع ہوتا ہے اور اس حصے میں ان بیٹے حضرت بہاء الدین زکریا پھر ان کے بیٹے مخدوم صدر الدین عارف پھر ان کے بیٹے مخدوم شیخ رکن الدین و عالم کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان بزرگوں کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ یہ حصہ صفحہ نمبر ۴۲ پر ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ اس حصے میں مخدوم عبد الرشید حقانی کے والد مخدوم شیخ احمد غوث کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد مخدوم عبد الرشید حقانی کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں یہ وہی حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں جو کہ جامع الکرامات یا منبع البرکات میں بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مخدوم عبد الرشید حقانی کے بیٹے مخدوم شیخ محمد حسن کے حالات زندگی ہیں پھر آپ کے ایک دوسرے بیٹے مخدوم صدر الدین المعروف نواب صدر قتال کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اس کے بعد مختصر طور پر ااپ کے دیگر بیٹوں مخدوم محمد ابو بکر اور مخدوم محمد کے حالات زندگی بیان ہوئے ہیں۔ یہ حصہ صفحہ نمبر ۷۹ پر ختم ہو جاتا ہے۔

۴۔ اس چوتھے حصے میں تفصیلی طور پر مخدوم سلطان ایوب قتال کا ذکر کیا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۸۰ سے ۱۰۱ تک سلطان ایوب قتال کے حالات زندگی، ان کے بیٹوں مخدوم محمد یوسف و مخدوم بایزید کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی کرامات کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی بد دعا سے سید ایوب شاہ ماچینی کی بستی اور اوتیرا قوم کی بستی کے تباہ ہونے کا ذکر تفصیلی انداز میں کیا گیا ہے۔۔ کتاب کا یہ حصہ صفحہ نمبر ۹۸ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

آخر میں آپ کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت لکھا گیا ہے یہ کتاب بھی بازار میں ناپید ہے۔

(۴) انوار غوثیہ: یہ کتاب مخدوم حسن بخش قریشی اسدی ہاشمی نے لکھی ہے جو کہ درگاہ بہاء الدین زکریاؒ کے سجادہ نشین تھے۔ اس کا سن تالیف ۱۳۲۷ھ ہے۔ مفید عام پریس لاہور سے طبع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ۲۲۶

صفحات پر مشتمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے متعلق ہے مگر چونکہ آپ اور مخدوم عبدالرشید حقانی ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اس کتاب میں شجرہ نسب وغیرہ اور دیگر کچھ معلومات مخدوم عبدالرشید حقانی کے بارے میں بھی ملتی ہیں۔ مخدوم عبدالرشید حقانی کی تاریخ ولادت بھی واضح طور پر اس کتاب سے ماخذ ہے کیونکہ اس میں بہاءالدین زکریا کی تاریخ ولادت ۵۶۶ھ موجود ہے اور مخدوم عبدالرشید کی ولادت ان سے تین سال بعد ہوئی ہے اس طرح مخدوم عبدالرشید حقانی کی تاریخ ولادت ۵۶۹ھ اس کتاب سے ماخذ ہے۔(۸)

(۵) تذکرہ بہاءالدین زکریا: ۳۳۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مشہور و معروف ہستی جناب مولانا نور احمد خان فریدی کی تصنیف ہے جو کہ ستمبر ۱۹۵۴ء میں مکمل ہوئی۔ بنیادی طور پر یہ کتاب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کے حالات زندگی پر مشتمل ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے مگر چونکہ بہاءالدین زکریا اور مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباء و اجداد ایک ہی ہیں اس لئے ان کے شجرہ نسب کے متعلق و دیگر کچھ معلومات اس کتاب سے مل جاتی ہیں۔ مخدوم عبدالرشید حقانی کے سفر حجاز سے واپسی کا تذکرہ جیسا کہ منبع البرکات میں ہے اس میں بھی درج کیا گیا ہے۔(۹)

(۶) مرقع ملتان: یہ کتاب سید محمد اولاد علی گیلانی ایم۔اے (الہ آباد یونیورسٹی) نے تصنیف کی ہے جس کو فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور نے طبع کیا ہے۔ اس کا سن طباعت ۱۹۳۸ء ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ۱۰ اس کے صفحہ نمبر ۵۷۶ سے ۵۸۷ تک مخدوم عبدالرشید حقانی، آپ کے اجداد، آپ کی اولاد کا شجرہ نسب اور ان کی رہائش کے متعلق تفصیلات دی گئی ہیں۔(۱۱)

(۷) اولیائے ملتان (سید محمد اولاد علی گیلانی): یہ کتاب بھی سید محمد اولاد علی گیلانی نے ہی تصنیف کی ہے۔ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور نے باراول ۱۹۶۴ء میں شائع کی ہے۔ طباعت نقوش پریس لاہور کی ہے۔ اس کتاب میں ایک صفحے پر مشتمل مخدوم عبدالرشید حقانی کا ذکر خیر ہے اور آدھے صفحے پر مشتمل حضرت ایوب قتال کا ذکر ہے۔ جو کہ جامع الکرامات یا منبع البرکات سے ماخذ ہے۔(۱۲)

(۸) ملتان۔ عکس و تحریر: یہ رنگین اور خوبصورت و دیدہ زیب کتاب شاکر حسین شاکر کی تصنیف ہے جس کی عکس بندی ضمیر ہاشمی نے کی ہے۔ اس کی اشاعت فروری ۲۰۱۲ء میں ہوئی۔ سخن ور فورم ملتان نے اس کو شائع کیا۔ کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان نے اسے تقسیم کیا۔ اس کے صفحہ نمبر ۷۹ سے ۸۳ تک عبدالرشید حقانی

کا ذکر موجود ہے۔ اسی میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مخدوم عبدالرشید حقانی شہاب الدین غوری کے آمادہ کرنے پر کوٹ کروڑ سے ہجرت کر کے ملتان آئے۔ (۱۳)

(۹) اولیائے ملتان (بشیر حسین ناظم): اس کتاب کو سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا۔ بشیر حسین ناظم ایم۔اے اس کے مصنف ہیں۔ اس کے صفحہ نمبر ۹۱ اور ۹۲ پر مخدوم عبدالرشید حقانی اور آپ کے پوتے حضرت سلطان ایوب قتال کا ذکر ہے۔ (۱۴)

(۱۰) ضلع ملتان (تاریخ، ثقافت، ادب): یہ کتاب نوید شہزاد نے پنجابی زبان میں لکھی ہے۔ پنجاب ادبی کارڈ لاہور نے شائع کی ہے۔ اکادمی ادبیات اسلام آباد / حکومت پنجاب کے مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔ راجا رسالو نے برکی آرٹ پرنٹرز ۴۳-ریٹی گن روڈ لاہور سے چھپوائی ہے۔ اشاعت اول اکتوبر ۲۰۰۱ء میں ہوئی اس کے صفحہ نمبر ۱۳۵ سے ۱۳۷ تک مخدوم عبدالرشید حقانی کا ذکر موجود ہے۔ (۱۵)

(۱۱) ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ: یہ کتاب ڈاکٹر روبینہ ترین نے ادارہ تالیف و ترجمہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ماتحت لکھی ہے جس کو شائع کرنے کا اہتمام بیکن بکس گلگشت ملتان نے کیا ہے۔ طبع اول ۱۹۸۹ء میں ہوئی ہے۔ اس کا مطبع شرکت پرنٹنگ پریس ۴۳-نسبت روڈ لاہور ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۱۷۱ سے ۱۷۶ تک پر مخدوم عبدالرشید حقانی کا تذکرہ موجود ہے۔ (۱۶)

(۱۲) تاریخ لیہ (تاریخ، ثقافت اور ادب): یہ کتاب نور محمد تھند کی تصنیف ہے جس کو لوک پنجاب پبشرز لشکریوالہ / ۱۲۵ ٹی ڈی اے لیہ نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۹۴ء ہے۔ اس کتاب میں مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباء و اجداد کا شجرہ نسب اور ان کا کوٹ کروڑ آنا اس کے بعد شہاب الدین غوری کی ترغیب پر مخدوم عبدالرشید حقانی کا ملتان ہجرت کرنا تمام واقعات تفصیلا بیان کئے گئے ہیں۔ (۱۷)

اس میں محمود غزنوی کے ساتھ سلطان حسین کا کوٹ کروڑ آنا، اس خاندان کا ۱۸۸ سال تک یہاں حکومت کرنا پھر کوٹ کروڑ سے ملتان ہجرت کرنے کا ذکر موجود ہے۔ اس میں آپ کے خاندان کا شجرہ نسب اور شجرہ طریقت بھی درج ہے۔ قرامطی فرقے کا تذکرہ اور کوٹ کروڑ میں اس کی ناکامی اور ملتان میں شہاب الدین غوری کی ان پر کاری ضرب کا ذکر موجود ہے۔ (۱۸)

(۱۳) تذکرہ الحقانی (سید سراج الدین شاہ): یہ کتاب سید سراج الدین شاہ نے تصنیف کی ہے جو کہ مخدوم عبدالرشید حقانی کی اولاد میں سے ہیں۔ اس وقت آپ بقید حیات ہیں اور قصبہ مخدوم رشید ہی میں رہائش پذیر ہیں۔ ۵۵۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے پبلشر آستانہ عالیہ قادریہ حقانیہ، مخدوم رشید ملتان ہیں۔ اس

کتاب کے پرنٹرز، محمد وقاص مہروی، مہروی گرافکس پل شوالہ ملتان ہیں۔ اس کتاب کا آغاز حمد باری تعالی اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ، حسنین کریمینؓ، امام زین العابدینؒ، حضرت غوث الاعظمؒ اور مخدوم عبدالرشید حقانی کی منقبتیں پیش کی گئی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے والدین، آپؐ کی ازواج مطہرات کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ درود پاک کی فضیلت بیان کی گئی ہے غرضیکہ صفحہ نمبر ۲۷۷ کے بعد اصل موضوع یعنی عبدالرشید حقانی کا تعارف شروع کیا گیا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا تعارف آپ کے آباءواجداد، آپ کی اولاد، آپ کے برادران کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ بہاءالدین زکریا اور ان کی اولاد کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ یعنی کہ اصل موضوع کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔ مخدوم عبدالرشید حقانی اور آپ کی اولاد کی کرامات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جامع الکرامات اور منبع البرکات سے کافی حد تک استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مخدوم عبدالرشید حقانی اور آپ کے خاندان کے متعلق موجودہ دور کی سلیس اور عام فہم اردو میں ہے مگر مصنف نے اس کی تحدید کو فروگزاشت کر دیا ہے۔

(۱۴) تواریخ ضلع ملتان: اس کتاب کے مولف منشی حکیم چند ہیں۔ بار اول ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔ بزم ثقافت ملتان باغ لانگے خان لائبریری سے شائع کی ہے۔ (۱۹)

بزم ثقافت ملتان نے محکمہ اطلاعات ثقافت و امور نوجوانان حکومت پنجاب کے مالی تعاون سے شائع کی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۸۸ اور ۸۹ پر مخدوم عبدالرشید حقانی کا تذکرہ موجود ہے۔ صفحہ ۹۰ پر سلطان ایوب قتال کا ذکر ہے۔

(۱۵) مقالات مولوی محمد شفیع (جلد پنجم): اسے احمد ربانی ایم۔اے نے مرتب کیا ہے۔ اور مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس میں حضرت بہاءالدین زکریا کے سلسلہ نسب پر بڑی تفصیل سے اور تحقیق سے سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ یہ تحقیقی گفتگو ص ۱۳۷ سے ۱۴۳ تک کی گئی ہے۔ چونکہ حضرت بہاءالدین زکریا اور مخدوم عبدالرشید حقانی کے آباء و اجداد ایک ہی ہیں اس لئے یہ شجرہ نسب مخدوم عبدالرشید حقانی کے متعلق تحقیق کرنے والے محققین کے لئے بھی اہمیت کا حامل ہے۔(۲۰)

(۱۶) مخدوم محمد محسن قتال سائیں: اس سوانح حیات کے مولف خادم حسین خادم ہیں دستک پبلی کیشنز۔ ملتان نے اسے شائع کیا ہے۔ اشاعت اول ۲۰۱۴ء میں ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مخدوم محسن قتال جو کہ مخدوم عبدالرشید حقانی کی اولاد میں سے ہیں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ص ۵ سے ۸ تک ان کا تعارف ان کا سلسلہ نسب وغیرہ پیش کیا گیا ہے۔(۲۱)

(۱۷)روداد(تسبیح بین الاقوامی کانفرنس)

یہ کتاب تنظیم سادات بنی ہاشم[ت۔س۔ب۔ہ(تسبیح)]کی بین الاقوامی کانفرنس کی روداد ہے۔ جو کہ ۸ نومبر ۲۰۲۵ء کو منعقد ہونا قرار پائی تھی۔اس کتاب کو ڈاکٹر واجد پیرزادہ نے تالیف کیا ہے جو کہ اس تنظیم کے امیر ہیں۔ اس کتاب کے پبلشر ورلڈ ویو پبلشرز اردو بازار لاہور اور ناشر تنظیم سادات بنی ہاشم (تسبیح) پاکستان ہیں۔ اس کتاب میں ۱۱۲ صفحات پر اردو زبان میں مضامین جبکہ ۱۰۹ صفحات پر مشتمل انگریزی زبان میں مضامین ہیں۔اس کتاب میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی اور مخدوم عبدالرشید حقانی اور ان دونوں بزرگوں کے آباءواجداد اور ان کی اولاد میں سے اہم شخصیات کے متعلق تحقیقی مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ یہ مضامین اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھے گئے ہیں اور بہترین تحقیقی انداز میں لکھے گئے ہیں۔ان کو ماہر محققین نے لکھا ہے۔(۲۲)

(ب)مضامین (Articles)

(۱)برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے اولین پیشوا:الشیخ مخدوم عبدالرشید حقانیؒ

یہ مضمون پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد صاحب کی تحقیقی کاوش ہے۔ یہ روداد تسبیح بین الاقوامی کانفرنس ۲۰۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے اپنے اس آرٹیکل میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا درست شجرہ نسب حوالہ جات سے ساتھ بیان کیا ہے۔اکثر محققین مخدوم عبدالرشید حقانی کے ملتان ہجرت کرنے کا سبب شہاب الدین غوری کو قرار دیتے ہیں مگر آپ نے اس آرٹیکل میں ملتان ہجرت کی وجہ آپ کے والد یعنی غوث احمد کا فرمان بتایا ہے۔(۲۳) اسی طرح مخدوم عبدالرشید حقانی کی والدہ کو جامع لکرامات کی نقل کی صورت میں اکثر لوگ عبدالقادر جیلانی کے بیٹے عیسیٰ جیلانی کی بیٹی خیال کرتے ہیں مگر آپ نے مخدوم عبدالرشید حقانی کی والدہ بی بی فاطمہ کو سید حسام الدین ترمذی کی بیٹی بتایا ہے۔اس مضمون میں آپ نے مخدوم عبدالرشید حقانی کے حالات زندگی، آپ کا سلسلہ طریقت، آپ کے خاندان اور آپ کی آل و اولاد کا ذکر درست حوالہ جات کے ساتھ کیا ہے۔ اس طرح یہ مضمون تحقیق کے میدان میں ایک منجھے ہوئے اور تجربہ کار ماہر کا کارنامہ نظر آتا ہے۔بقول شاعر: مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

(۲)حضرت مخدوم عبدالرشید حقانیؒ سے منسوب صدری روایات نفسیاتی و سماجی مطالعہ

یہ آرٹیکل ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی سے منسوب کرامات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کے معاشرے پر نفسیاتی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون مین یہ

ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مخدوم عبدالرشید حقانی کی کرامات نے معاشرے اور سماج پر خوشگوار اثرات مرتب کئے ہیں۔ یہ مضمون روداد تسبیح ۲۰۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔(۲۴)

(۳) کلید ربانیہ در سلسلہ حقانیہ (تعارف، احوال و تذکار) الشیخ المخدوم حضرت رشید الدین حقانیؒ المعروف حضرت مخدوم عبدالرشید حقانیؒ(۲۵)

یہ مضمون مخدوم محمد شہباز شاہ ہاشمی امیر تنظیم بنی ہاشم (تسبیح) جنوبی پاکستان نے لکھا ہے اور روداد تسبیح ۲۰۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا تعارف، آپ کے آباء و اجداد اور آل واولاد کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے خلفاء، آپ کا سلسلہ نسب و سلسلہ طریقت اور آپ کی معاشرتی و روحانی خدمات کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۴) حضرت مخدوم عبدالرشید حقانیؒ: حیات، افکار اور علمی و دینی خدمات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ (۲۶)

یہ تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد شاہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ۲-ایم۔ آر ملتان اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب کا لکھا ہوا ہے اور تحقیقی جریدہ القمر والیم ۹ ایشو ۲ (اپریل-جون ۲۰۲۶) میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مضمون نگار نے مخدوم عبدالرشید حقانی ، آپ کے خاندان کا تعارف، آپ کا سلسلہ قادریہ سے تعلق اور آپ کی خدمات کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مضمون کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اکثر واقعات کو سن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تاہم تحقیقی اعتبار سے اس مضمون میں متعدد مقامات پر حقائق سے ہٹ کر بات بیان کی گئی ہے۔

(۵) صوفیانہ تعلیم و تربیت اور سماجی خدمت: مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کی خدمات کا تحقیقی جائزہ (۲۷)

یہ تحقیقی مضمون محمد شاہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ۲-ایم- آر ملتان نے لکھا ہے اور پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ ۲۷(۱) میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ پھر آپ کی صوفیانہ تعلیم و تربیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ کی دینی و سماجی خدمات کا ذکر ہے۔ واقعات کو سن لکھ کر بات کو خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی ہے تاہم درست سن یا تاریخ کا کئی جگہ فقدان نظر آتا ہے۔

(۶) حضرت مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کی ہمہ جہت خدمات اور ان کے روحانی و معاشرتی اثرات: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ (۲۸)

یہ تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد شاہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ۲ ایم۔ آر اور پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمان نے لکھا ہے اور ریسرچ جرنل آف سوشل افیئرز 5s) (03) 04 ، 2026، میں

شائع ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبد الرشید حقانی کے حالات زندگی، آپ کا شجرہ نسب، آپ کی خدمات اور ان کے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی محنت کی وجہ سے زراعت کے شعبے میں کس طرح ترقی ہوئی، جو آپ نے مدرسہ قائم کیا اس کی وجہ سے علمی ترقی ہوئی۔ کنواں آب شفا اور جانشینی کا تذکرہ بھی اس مضمون میں کیا گیا ہے کہ تمام اولاد کی جانشینی کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

(۷) ملتان کی روحانی تہذیب کی تشکیل میں شیخ بہاء الدین زکریا کے سلسلہ سہروردیہ اور مخدوم عبد الرشید حقانی کے سلسلہ قادریہ کا کردار: خانقاہ غوثیہ اور خانقاہ مخدوم کا تحقیقی تقابل (۲۹)

یہ تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد شاہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ۲ ایم۔ آر ملتان اور پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے لکھا ہے اور القمر والیم ۹، ایشوا (جنوری۔مارچ ۲۰۲۶) میں شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلے بہاء الدین زکریا اور مخدوم عبد الرشید حقانی کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد ملتان میں روحانی علوم اور سلاسل طریقت کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔

(۸) مخدوم عبد الرشید حقانیؒ: حیات، نسب اور علمی و روحانی خدمات کا تحقیقی مطالعہ (۳۰)

یہ آرٹیکل محمد امان اللہ پی ایچ ڈی سکالر الحمرا یونیورسٹی لاہور، سب کیمپس ملتان (مضمون نگار ھٰذا) اور ڈاکٹر محمد انس رضا (ایسوسی ایٹ پروفیسر دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد) نے لکھا ہے اور روح تحقیق والیم ۰۴، نمبر ۰۱ سیریل نمبر ۱۱، جنوری۔مارچ ۲۰۲۶ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبد الرشید حقانی کی ولادت، ان کا شجرہ نسب، ان کی بہاء الدین زکریا کے ساتھ رشتہ داری، ان کا خاندانی تعارف، ان کا ملتان ہجرت کرنا، پھر مخدوم رشید کے قصبے میں قیام اور وفات تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کے علمی و روحانی اسفار اور آپ کی علمی و روحانی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(9) Hazrat Makhdum Abdul Rashid Haqqani Proximity to Allah, Love for the Prophet Muhammad (peace be upon him) and Socio-Religious Transformation in North India (Subcontinent)(31)

انگریزی زبان میں لکھا ہوا یہ مضمون ڈاکٹر شاہد بہار ہاشمی، محمد قاسم ہاشمی اور صبیح سلطان ہاشمی نے مل کر لکھا ہے۔ یہ تسبیح ۲۰۲۵ء کی روداد میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مخدوم عبد الرشید حقانی کا تقرب الی اللہ، فنا فی اللہ اور فنا فی الرسولؐ یعنی حب رسول اکرمؐ کا ذکر ہے اور شمالی ہندوستان میں آپ جو سماجی، معاشرت اور مذہبی تبدیلیاں لائے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(10) The Transformative Role Hazrat Makhdum Abdul Rashid Haqani and Hazrat Baha-ud-Din Zakariya in the Socio Religious Development of Multan(32)

انگریزی زبان میں لکھا ہوا یہ مضمون ڈاکٹر شاہد بہار ہاشمی نے لکھا ہے اور تسبیح کی روداد ۲۰۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مخدوم عبد الرشید حقانی اور حضرت بہاء الدین زکریا نے ملتان کے علاقے میں فروغ اسلام

کے لئے جو کارنامے انجام دیئے ان کا بیان ہے نیز معاشرے اور سماج کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو اقدامات کئے اور جو خدمات انجام دیں ان کا تذکرہ ہے۔ تحقیقی نقطہ نظر سے یہ ایک بہترین مضمون ہے۔

(11) Spiritual, Ethical, and Socio-Cultural Leadership of Hazrat Sultan Ayub Qatal(33)

انگریزی زبان میں لکھا ہوا یہ مضمون زاہد بہار ہاشمی، ڈاکٹر شاہد بہار ہاشمی، محمد قاسم ہاشمی اور بی بی زینب ہاشمی نے مل کر لکھا ہے۔ یہ تسبیح کی روداد ۲۰۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ مخدوم عبدالرشید حقانی کے پوتے سلطان ایوب قتال نے اپنے علاقے یعنی دنیاپور میں جو اخلاقی، سماجی، معاشرتی، اور ثقافتی ترقی دی اس مضمون میں ان چیزوں کا بیان ہوا ہے۔ اس مضمون میں سلطان ایوب قتال کے حالات زندگی بھی ذکر ہوئے ہیں۔

(12) The History of Sufism in Multan: New Data from the Urdu Tadhkirah Tradition by Muhammad Touseef and Alexandre Papas ecole pratique des Hautes Etude, Paris, France. (34)

*Journal: Islamic Studies * Volume & Issue: Vol. 58, No. 4 (2019) *Pages: 471-501, DOI: https://doi.org/10.52541/isiri.v58i4.730

اس آرٹیکل کے صفحہ نمبر ۸۳۔۴۸۲ پر مخدوم عبدالرشید حقانی اور آپکے خاندان کے متعلق اور ملتان میں سلسلہ قاریہ کی ترویج کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

(ج) مقالہ جات

(1) Sufis' Role in Peace-Building and Human Development (35)

یہ پی ایچ ڈی کے لئے لکھا گیا مقالہ ہے جسے ڈاکٹر شاہد بہار ہاشمی نے نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد میں لکھا ہے۔ اس میں مختصر مگر جامع انداز میں مخدوم عبدالرشید حقانی کے متعلق تحقیقی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔

(۲) ملتان کی صوفی روایت کی تشکیل میں شیخ بہاءالدین زکریاؒ اور مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کا کردار (تحقیقی وتقابلی مطالعہ)

یہ پی ایچ ڈی کے لئے لکھا گیا مقالہ ہے جسے ڈاکٹر محمد شاہ نے بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں لکھا ہے۔ جس میں عبدالرشید حقانی کی تصوف کے متعلق جو روایات دستیاب ہیں ان پہ گفتگو کی گئی ہے۔(۳۶)

(۳) علامہ ابوالخیر اسدی کی علمی اور دینی خدمات (۳۷)

گورنمنٹ ایمرسن کالج بوسن روڈ ملتان کے شعبہ علوم اسلامیہ میں غزالہ اقبال نے یہ مقالہ ایم۔اے کے لئے لکھا ہے۔ اس میں علامہ ابوالخیر اسدی جو کہ عبدالرشید حقانی کی اولاد میں سے ہیں اور ایک

بلند پایہ عالم دین ہیں ان کی علمی و دینی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اس مقالے میں صرف اور صرف اسی ایک شخصیت کا ذکر موجود ہے۔

(د)رسائل

(۱)حضرت مخدوم عبدالرشید حقانیؒ: یہ مختصر رسالہ حقانی اکیڈمی مخدوم رشید نے شائع کیا ہے۔ اس کو مخدوم زادہ احمد ضمیر ہاشمی نے مرتب کیا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی اور چشمہ آب شفا کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔(۳۸)

(۲)پیغام حقانی: یہ رسالہ ابو الخیر اسدی نے تصنیف کیا ہے جو کہ ایک بلند پایہ عالم دین اور محقق تھے۔ اور اسے مکتبہ اعلیٰ تھلہ سادات دہلی گیٹ ملتان نے شائع کیا ہے۔ اس میں مخدوم عبدالرشید حقانی کا مختصر تذکرہ، چشمہ حقانی کی طبی اور فلسفیانہ تحقیق اور چشمہ حقانی پر غلط اعتقاد اور اس کے نتائج پر بحث کی گئی ہے۔(۳۹)

نتائج تحقیق(Findings of the Research)

اس تحقیق سے حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے موجود لٹریچر کے تجزیاتی مطالعہ سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

i۔ ابتدائی معلومات کا انحصار زبانی روایت پر تھا۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی، آپ کی خدمات، آپ کے آباء و اجداد اور آپ کی اولاد کے بارے میں ابتدا میں تحریری مواد موجود نہ تھا بلکہ یہ معلومات سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں، جس کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روایات میں اختلاط اور مبالغہ در آیا۔

ii۔ "جامع الکرامات" بنیادی اور اولین مأخذ ہے۔ دستیاب لٹریچر میں شیخ شرف الدین قریشی کی "جامع الکرامات" (تقریباً ۱۱۲۵ھ) سب سے قدیم اور بنیادی مأخذ ثابت ہوئی، اور بعد میں آنے والا تقریباً تمام تر لٹریچر بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی کتاب اور اس سے ماخوذ "منبع البرکات" پر انحصار کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مآخذ کی کثرت کے باوجود حقیقتاً معلومات کا اصل منبع نہایت محدود ہے۔

iii۔ روایات میں تاریخی و شرعی طور پر ناقابلِ قبول مواد شامل ہو گیا۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ بعض روایات (مثلاً تغلق شاہ کی بیٹی سے نکاح کی نسبت، جنات کے ذریعے دباؤ ڈالنے کا واقعہ، لعل شہباز قلندر کے ساتھ ٹکراؤ کا قصہ، اور نجاست سے شفا کا بیان) نہ تو

مستند تاریخی شواہد سے ثابت ہیں اور نہ ہی قرآن و سنت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں، بلکہ بعد کے محققین (جیسے پروفیسر محمد حسین آزاد) نے بعض تفصیلات کی تصحیح بھی کی ہے (مثلاً نکاح بادشاہ ناصر الدین محمود کی بیٹی سے ثابت ہونا)۔

iv۔ حوالہ جات کا فقدان ایک مستقل مسئلہ ہے۔ اکثر کتب اور رسائل میں مناسب اور مستند حوالہ جات کی کمی پائی گئی، جس کی وجہ سے قاری کے لیے معلومات کی تصدیق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اکثر مصنفین نے سینہ گزٹ (زبانی روایات) سے نقل کیا ہے۔

v۔ زیادہ تر مواد سوانحی اور کراماتی نوعیت کا ہے، تنقیدی نہیں۔ موجود کتب و رسائل میں اکثر توجہ کرامات، شجرہ نسب اور سوانح پر مرکوز رہی، جبکہ آپ کی علمی، فکری، تدریسی اور اصلاحی خدمات پر تنقیدی و تحقیقی نقطۂ نظر سے کم توجہ دی گئی۔

vi۔ موجودہ لٹریچر میں مجموعی طور پر خاطر خواہ تحقیقی معیار کا فقدان ہے۔ اگرچہ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ متعدد کتب، رسائل اور مضامین میں ملتا ہے، لیکن ایک جامع، تحقیقی معیارات پر پورا اترنے والی، اور مستند حوالہ جات کے ساتھ مرتب کردہ سوانح ابھی تک موجود نہیں۔

سفارشات(Recommendations)

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

i۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل، مستند اور تحقیقی معیارات پر پورا اترنے والی سوانح حیات مرتب کی جائے جس میں ہر واقعہ اور روایت کے ساتھ قابلِ اعتماد حوالہ درج ہو۔

ii۔ آپ کے شجرہ نسب اور شجرہ طریقت کو مختلف مآخذ سے موازنہ کر کے تصحیح شدہ اور متفقہ صورت میں مرتب کیا جائے، تاکہ مختلف کتب میں پائے جانے والے اختلافات کا ازالہ ہو سکے۔

iii۔ ان روایات کی مزید تحقیق کی جائے جو تاریخی حقائق یا شرعی اصولوں سے متصادم نظر آتی ہیں، اور جامع الکرامات و منبع البرکات میں موجود غیر مستند مواد کو تنقیحی نظر سے دیکھا جائے تاکہ حقیقت اور مبالغہ آمیز روایت میں امتیاز ہو سکے۔

iv۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تدریسی اور اصلاحی خدمات پر الگ سے تحقیقی کام کیا جائے، کیونکہ موجودہ لٹریچر میں کراماتی و سوانحی پہلو پر جتنی توجہ دی گئی ہے، علمی و فکری پہلو نسبتاً نظر انداز ہوا ہے۔

v۔ علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب روایات، بالخصوص کرامات، کا قرآن و سنت کی روشنی میں تنقیحی جائزہ لیں اور عوام الناس کی رہنمائی کریں کہ کون سی روایت قابلِ قبول ہے اور کون سی محض عقیدت کی بنا پر گھڑی گئی ہے۔

vi۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اور آستانہ عالیہ سے وابستہ افراد سے گزارش ہے کہ وہ اپنے پاس موجود مخطوطات، خاندانی دستاویزات اور نایاب کتب (جیسے جامع الکرامات، منبع البرکات، آفتاب ہاشم) کو محفوظ کریں اور محققین کے لیے قابلِ رسائی بنائیں، کیونکہ موجودہ تحقیق میں بیشتر مآخذ بازار میں نایاب پائے گئے۔

vii۔ تحقیقاتی ادارے مستند تحقیقی مواد کی اشاعت اور آرکائیو کی تشکیل میں کردار ادا کریں تاکہ آئندہ نسلوں کے لیے قابلِ اعتماد مواد محفوظ رہے۔

viii۔ یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں سے گزارش ہے کہ وہ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ اور جنوبی پنجاب کے دیگر صوفیائے کرام پر ایم فل و پی ایچ ڈی سطح کی مزید تحقیق کی حوصلہ افزائی کریں، تاکہ یہ علمی خلاء (Research Gap) بتدریج پُر ہو سکے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) قریشی، حسن بخش، انوار غوثیہ، (لاہور، سلیم پریس، ۱۳۲۷ھ)، ۱۴، ۱۳

(۲) شیخ شرف الدین قریشی، جامع الکرامات، (لاہور، مجید بک ڈپو، ۱۹۹۳ء)۔

(۳) شیخ شرف الدین قریشی، جامع الکرامات، ۲۵۔

(۴) ایضا، ۸۶

(۵) ایضا، ص۔ ۱۳۴

(۶) سیّد فرزند علی شاہ، منبع البرکات، ۱۳۲۷ھ۔

(۷) مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی، آفتاب ہاشم، مارچ ۲۰۲۰ء۔

(۸) مخدوم حسن بخش، انوار غوثیہ، لاہور، مطبع عام پریس، ۱۳۲۷ھ۔

(۹) مولانا نور احمد خان فریدی، تذکرہ بہاء الدین زکریا، لودھراں، قصر ادب، جگووالا،

(۱۰) سید محمد اولاد علی گیلانی، مرقع ملتان، ۲۲۲۔

(۱۱) سید محمد اولاد علی گیلانی، مرقع ملتان، (لاہور: فیروز پرنٹنگ ورکس، ۱۹۳۸ء)

(۱۲) سید اولاد علی گیلانی، اولیائے ملتان، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، جنوری ۱۹۶۴ء)۔
(۱۳) شاکر حسین شاکر، ملتان۔ عکس و تحریر، (ملتان: سخن ور فورم، فروری ۲۰۱۲ء)۔
(۱۴) بشیر حسین ناظم، اولیائے ملتان، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۵ء)۔
(۱۵) نوید شہزاد، ضلع ملتان، (لاہور: برکی آرٹ پرنٹرز، اکتوبر ۲۰۰۱ء)۔
(۱۶) ڈاکٹر روبینہ ترین، ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ، (ملتان: بیکن بکس ملتان، ۱۹۸۹ء) ۔
(۱۷) نور محمد تھند، تاریخ لیہ، (لیہ: لوک پنجاب پبلشرز، لشکریوالہ، اپریل ۱۹۹۴ء)۔
(۱۸) سید سراج الدین شاہ، تذکرہ الحقانی، (ملتان: آستانہ حقانیہ، مخدوم رشید)۔
(۱۹) منشی حکیم چند، تواریخ ضلع ملتان، (ملتان: بزم ثقافت، ۱۹۸۴ء)
(۲۰) احمد ربانی، مقالات مولوی محمد شفیع جلد پنجم، (لاہور: مجلس ترقی ادب، جون ۱۹۸۱ء)
(۲۱) خادم حسین خادم، مخدوم محمد محسن قتال، (ملتان: دستک پبلی کیشنز، ستمبر ۲۰۱۴ء)
(۲۲) تنظیم سادات بنی ہاشم، روداد تسبیح بین الاقوامی کانفرنس، نومبر ۲۰۲۵ء (تالیف: ڈاکٹر واجد پیرزادہ)
(۲۳) پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد، برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے اولین پیشوا الشیخ المخدوم عبدالرشید حقانی، روداد تسبیح، نومبر ۲۰۲۵ء، ۸۷۔۱۰۰
(۲۴) ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ، حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی سے منسوب صدری روایات نفسیاتی و سماجی مطالعہ، روداد تسبیح، نومبر ۲۰۲۵ء، ۵۵۔۶۸۔
(۲۵) مخدوم محمد شہباز شاہ ہاشمی، کلید ربانیہ در سلسلہ حقانیہ (تعارف، احوال و تذکار) الشیخ المخدوم حضرت رشید الدین حقانی المعروف حضرت عبدالرشید حقانی، روداد تسبیح نومبر ۲۰۲۵، ۱۰۵۔۱۱۲۔
(۲۶) ڈاکٹر محمد شاہ و ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب، مخدوم عبدالرشید حقانی: حیات، افکار اور علمی و دینی خدمات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، القمر والیم ۹ ایشو ۲ (اپریل۔جون ۲۰۲۶ء)، ۱۔۱۶۔
(۲۷) صوفیانہ تعلیم و تربیت اور سماجی خدمت: مخدوم عبدالرشید حقانی کی خدمات کا تحقیقی جائزہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ والیم نمبر ۲۷ ایشو ۱، جون ۲۰۲۶ء، ۵۹۔۷۴ محمد شاہ۔
(۲۸) ڈاکٹر محمد شاہ و ڈاکٹر سعید الرحمان، حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی کی ہمہ جہت خدمات اور ان کے روحانی و معاشرتی اثرات: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، ریسرچ جرنل فار سوشل افیئرز [۰۴ (۰۳) ایس ۵، ۸۳، ۲۰۲۶۔۹۷]
(۲۹) ڈاکٹر محمد شاہ و ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ملتان کی روحانی تہذیب کی تشکیل میں شیخ بہاء الدین زکریا کا سلسلہ سہروردیہ اور مخدوم عبدالرشید حقانی کے سلسلہ قادریہ کا کردار: خانقاہ غوثیہ اور مخدوم کا تحقیقی تقابل، القمر، والیم ۹، ایشو ۱، جنوری۔ مارچ ۲۰۲۶، ۱۰۱۔۱۱۸
(۳۰) محمد امان اللہ و ڈاکٹر محمد انس رضا، مخدوم عبدالرشید حقانی: حیات، نسب اور علمی و روحانی خدمات کا تحقیقی مطالعہ، روح تحقیق، والیم ۴، نمبر ۱، سیریل نمبر ۱۱، جنوری۔مارچ ۲۰۲۶ء، ۴۷۔۵۸

(31) Dr. Shahid Bahar Hashmi, Muhammad Qasim Hashmi &Sabeeh Sultan Hashmi, Hazarat Makhdoom abdul Rasheed Haqani proximity to Allah. Love for the prophet Muhammad (pbh) and socio-religious transformation in North India (Subcontinent), (Subcontinent), Proceedings TSBH International conference Now, 2025, p.7-27.

(32) Dr. Shahid Bahar Hashmi, The Transformative Role Hazrat Makhdum Abdul Rashid Haqani and Hazrat Baha-ud-Din Zakariya in the Socio Religious Development of Multan, Proceedings TSBH International conference Nov. 2025, p.65.92

(33) Zahid Bahar Hashmi, Dr. Shahid Bahar Hashmi, Muhammad qasimHashmi & Bibi Zainab Hashmi, spiritual, ethical and socio-cultural leadership of Hazarat Sultan Ayub Qatal, proceedingds TSBH international conference nov. 2025, p-93-109

(34) Muhammad Touseef & alexander Papas, The History of sofisim in Multan: New Data from the Urdu tadhkirah, Journal : Islamic studies.Volume 58 No. 4, 2019.p-471-501

(35) Dr. shahid Bahar Hashmi, Sufis, Role in Peace Building and human development, Doctoral dissertation, 2020, National Defence University Islamabad.

(۳۶) ڈاکٹر محمد شاہ، ملتان کی سوفی روایت کی تشکیل میں شیخ بہاء الدین زکریا اور مخدوم عبد الرشید حقانی کا کردار (تحقیقی و تقابلی جائزہ)، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، ۲۰۲۶ء، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

(۳۷) غزالہ اقبال وڈاکٹر عشرت حسین بصری، علامہ ابو الخیر اسدی کی علمی اور دینی خدمات، تحقیقی مقالہ برائے ایم اے علوم اسلامیہ، ۲۰۱۹، گورنمنٹ ایمرسن کالج (بوسن روڈ) ملتان

(۳۸) مخدوم زادہ احمد ضمیر ہاشمی، حضرت مخدوم عبد الرشید حقانی، حقانی اکیڈمی مخدوم رشید ملتان

(۳۹) محمد ابو الخیر اسدی، پیغام حقانی، مکتبہ اعلیٰ تھلہ سادات، دہلی گیٹ ملتان،

Bibliography

1. Dr. Rubina Tareen, Multan ky Adabi wa Tahzibi Zindagi men Sufia'ay Kiramka Hissah , (Lahore: Shirket Printing Press, 1989)
2. Mulana Noor Ahmed Khan Fareedi, Tazkirah Baha-ud-Din Zakariya ,(Jago wala ,Lodhran)
3. Ahmad Rabani. Maqalat-e Maulvi Muhammad Shafi, Volume 5. Lahore: Majlis-e Taraqqi-e Adab, June 1981.
4. Azad, Muhammad Husain. "Bar-e-Saghir Mein Silsilah-e Qadiriyyah Ke Awwaleen Peshwa: Al-Shiekh al-Makhdoom Abdul Rashid Haqqani." proceedings TSBH International Conference, November 2025, 87–100.
5. Bashir Husain Hashmi, Makhdoomzada. Aftab-e Hashim. March 2000.
6. Ghazala Iqbal and Dr. Ishrat Husain Basri. "Allamah Abu al-Khair Asadi Ki Ilmi aur Deeni Khidmat." M.A. research thesis, Department of Islamic Studies, Government Emerson College, Multan, 2019.

7. Hashmi, Dr. Shahid Bahar. "Sufis' Role in Peace-Building and Human Development." PhD dissertation, National Defence University, Islamabad, 2020.
8. Hashmi, Dr. Shahid Bahar. "The Transformative Role Hazrat Makhdoom Abdul Rashid Haqqani and Hazrat Baha-ud-Din Zakariya in the Socio-Religious Development of Multan." Proceedings of the TSBH International Conference, November 2025, 65–92.
9. Hashmi, Dr. Shahid Bahar, Muhammad Qasim Hashmi, and Sabeeh Sultan Hashmi. "Hazrat Makhdoom Abdul Rashid Haqqani: Proximity to Allah, Love for the Prophet Muhammad (Peace Be upon Him), and Socio-Religious Transformation in North India (Subcontinent)." Proceedings of the TSBH International Conference, November 2025, 47–58.
10. Hashmi, Muhammad Qasim, Dr. Shahid Bahar Hashmi, and Bibi Zainab Hashmi. "Spiritual, Ethical, and Socio-Cultural Leadership of Hazrat Sultan Ayub Qatal." In Proceedings of the TSBH International Conference, November 2025, 93–109.
11. Hashmi, Muhammad Shahbaz Shah. "Kaleed-e Rabbaniyah Dar Silsilah-e Haqqaniyah: Taaruf, Ahwal-o-Tazkar—Al-Shiekh al-Makhdoom Hazrat Rasheed ud-Din Haqqani al-Ma'roof Hazrat Abdul Rasheed Haqqani." proceedingss TSBH International Conference, November 2025, 105–112.
12. Khadim, Husain Khadim. Makhdum Muhammad Mohsin Qatal: Sawaneh Hayat. Multan: Dastak Publications, 2014.
13. Noor Muhammad Thind, Mehar, Tarikh-e Layyah. : Lok Punjab Publishers, layyah, April 1994.
14. Nazim, Bashir Husain. Auliya-e Multan. Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2005.
15. Naveed Shahzad. Zila- Multan: Tarikh, Saqafat aur Adab. Lahore: Burki Art Printers, October 2001.
16. Qureshi, Hasan Bakhsh Makhdoom, Anwar-e Ghausia. Lahore: Saleem Press, 1327 AH.
17. Qureshi, Sheikh Sharf al-Din. Jamee- al-Karamat. Translated and edited by Professor Rana Muhammad Sarwar. Lahore: Majeed Book Depot, December 1993.
18. Muhammad Shah, Dr. and Muhammad Akram Rana. "Multan Ki Ruhani Tahzib Ki Tashkil Mein Sheikh Baha-ud-Din Zakariya Ke Silsilah-e Suhrawardiyyah aur Makhdoom Abdul Rashid Haqqani Ke Silsilah-e Qadiriyyah Ka Kirdar: Khanqah Ghausia aur Makhdum Ka Tehqeeqi Taqabul." Al-Qamar 9, no. 1 (January–March 2026): 101–118.
19. Muhammad Amanullah, and Muhammad Anas Raza Dr. "Makhdum Abdul Rasheed Haqqani: Hayat, Nasab aur Ilmi -wa- Roohani Khidmat Ka Tehqeeqi Mutalaa'Rooh-e-Tehqeeq v4, no. 1, serial no. 11 (January–March 2026)

20. Shakir, Husain Shakir, Multan: Aks-o-Tahreer. Multan: Sukhanwar Forum, February 2012.
21. Shah, Dr. Muhammad. "Multan Ki Sufi Riwayat Ki Tashkil Mein Sheikh Baha-ud-Din Zakariya aur Makhdoom Abdul Rasheed Haqqani Ka Kirdar: Tehqeeqi-o-Taqabuli Mutalaa" PhD research thesis, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, 2026.
22. Shah, Dr. Muhammad, and Dr. Abdul Quddus Suhaib. "Makhdum Abdul Rasheed Haqqani: Hayat, Afkar aur Ilmi-wa-Dini Khidmat Ka Tehqeeqi-o-Tajziyati Mutalaa." Al-Qamar 9, Issue no. 2 (April–June 2026).
23. Shah, Dr. Muhammad, and Dr. Saeed-ur-Rahman. "Hazrat Makhdum Abdul Rashid Haqqani Ki Hama-Jihat Khidmat aur Un Ke Rohani-wa-Muashrati Asrat: Aik Tehqeeqi-wa-Tajziyati Mutalaa." Research Journal for Social Affairs 4(03)(s5)2026,83–97.
24. Shah, Syed Siraj-ud-Deen, Tazkirah-tul-Haqqani, Makhdum Rasheed, Multan: Astana Haqqania.
25. Shah, Syed Farzand Ali. Manbaʻal-Barakat, Matbaa sadiq-ul-anwaar, Bahawalpur,1327 AH.
26. Tareen, Dr. Rubina. Multan Ki Adabi-wa-Tahzibi Zindagi Mein Sufia-e-Kiram Ka Hissah, Multan: Beacon Books, 1989.
27. Touseef, Muhammad, and Alexandre Papas. "The History of Sufism in Multan: New Data from the Urdu Tadhkirah Tradition." Islamic Studies 58, no. 4 (2019): 471–501
28. Wajid Pirzada, Dr. proceedings TSBH International Conference, Lahore: World View Publishers, November 2025.
29. Sayed, Muhammad Awlad Ali Gilani. Muraqqaʻ Multan. Lahore: Feroz Printing Works, 1938.
30. Sayed, Muhammad Awlad Ali Gilani. Auliya-e Multan. Lahore: Sang-e-Meel Publications, January 1964
31. Ahmad Zameer Hashmi, Makhdoomzada. Hazrat Makhdum Abdul Rashid Haqqani. Multan: Haqqani Academy, Makhdum Rashid
32. Abu al-Khayr Asadi, Muhammad, Paigham-e Haqqani. Multan: Maktabah Aʻla, Thallah Sadat, Delhi Gate.
33. Shah, Dr. Muhammad,"Sufiyana Taleem-o-Tarbiyat aur Samaji Khidmat: Makhdum Abdul Rashid Haqqani Ki Khidmat Ka Tehqeeqi Jaizah," Pakistan Journal of Islamic Research V.27, Issue. 1(April–June 2026) 59–74.
34. Munshi Hakim Chand. Tawarikh-e Zila Multan. Multan: Bazm-e Saqafat, 1984

❖❖❖